Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲ صفر ۱۴۰۱ھ ؛ ۱۱ فتح ۱۳۵۹ ؛ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۸۰

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۹ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت اقدس ایدہ اللہ کو ابھی گردوں کا انفکشن ہے اور ضعف ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے مولائے حقیقی شافی مطلق کے آستانے پر متضرعانہ دعاؤں میں مشغول رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان سے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کے بابرکت وجود کو خیر و عافیت اور صحت و تندرستی سے رکھے اور آپ کو لمبی عمر عطا کرے آمین۔

۔۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری نے سی ایم۔ ایچ راولپنڈی میں ایک مختصر سا اپریشن کروایا ہے۔ مگر اس کے بعد سے طبیعت ابھی سنبھلی نہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ابھی بیماری کی مزید پہچان بین ہوگی۔ احباب مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اچھی پوزیشنیں حاصل کرنے والے

طلباء اور طالبات فوری طور پر نظارت تعلیم کو مطلع کریں

پرائمری۔ مڈل۔ میٹرک۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے کے امتحانات میں

اچھی پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء کو حضور کی طرف سے کتب دی جائینگی

قبل ازیں الفضل مورخہ ۲۵/۲ و ۲/۳ میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ انعامی کتب دیئے جانے کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشادات ہیں۔

۱۔ "پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی آئے گا اسے میں اپنے دعائیہ خط اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیجونگا

۲۔ آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب "تحفہ" بھیجوں گا۔

۳۔ دسویں جماعت کا ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر بورڈ کے امتحان میں Top کے ۲۰۰ لڑکوں میں سے جو بھی احمدی طالب علم / طالبہ آئیگا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔ ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

۴۔ ایف۔ اے اور ایف ایس سی ہر بورڈ میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئیگا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائیگی۔

۵۔ یونیورسٹی کے امتحان میں بی۔ اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلباء اور طالبات میں سے احمدی طلبہ میں سے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت بانی سلسلہ کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب "تحفہ" بھیجوں گا۔

۶۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس سی میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں Top (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرہ کے ساتھ بھیجوں گا۔

جو احمدی طالبات یا طلباء ان امتحانات میں مذکورہ بالا پوزیشنوں کے اندر آتے ہوں۔ وہ اپنے صدر صاحب / امیر صاحب جماعت مقامی کی تصدیق سے فوری طور پر نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ تا انعامی کتب کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سفارش کی جا سکے۔ ضروری ہوگا کہ تفصیلاً ذکر کیا جائے کہ طالب علم فلاں امتحان میں کل اتنے مارکس میں سے اتنے مارکس حاصل کر کے فلاں پوزیشن پر آیا ہے۔

(ناظر تعلیم)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب سے

چند ضروری گزارشات

۲۔ آپ سے گزارش ہے کہ مع اہل و عیال جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں تا آپ ان دعاؤں کے وارث بنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں۔ نیز امام وقت کے روح پرور کلمات سنکر اپنے عرفان میں ترقی کریں۔

۳۔ امراء و صدر صاحبان حتی الوسع ایسے افراد کو ربوہ لانے کی کوشش کریں جنہوں نے مالی تنگی کے باعث تا حال ربوہ نہیں دیکھا۔

۴۔ اپنے سفر کا آغاز دعاؤں سے کریں۔ دوران سفر بھی دعائیں کرتے رہیں۔ اور جلسہ کے ایام میں خصوصیت سے عجز و انکسار کے ساتھ یا التزام دعائیں کرنا اپنا شعار بنالیں۔ ان بابرکت ایام کو غنیمت سمجھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مینیجر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

الفضل
۲ صفر ۱۴۰۱ھ
۱۱ فتح ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تدبیر خدا تعالیٰ ہی کی کامیاب ہوتی ہے

خدا تعالیٰ نے اپنے جتنے بھی مامور دنیا میں بھیجے دنیا والوں نے ان کی مخالفت ضرور کی۔ خدا نے انہیں بھیجا تو اس لئے تھا کہ لوگ ان پر ایمان لائیں اور ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر اس کا پیار حاصل کریں اور اس کے افضال و انعامات کے مورد بنیں۔ لیکن ہمیشہ ہوا یہ کہ لوگوں نے ان پر ایمان لانے اور ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کی بجائے ان کی شدید مخالفت کی۔ انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ برے برے ناموں سے انہیں یاد کیا۔ ان پر طرح طرح کے اتہامات لگائے، انہیں بدنام کرنے اور ان کی تحقیر و تذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اسی پر بس نہیں، انہوں نے ان کی راہ میں کانٹے بچھائے، انہیں ان کے مشن میں ناکام کرنے کی خاطر طرح طرح کی تدبیریں کیں۔ اور بڑے ہی خطرناک منصوبے بنائے۔ ان مامورین الٰہی کے ذریعہ حق غالب تو آتا رہا لیکن طویل عرصہ تک ان کے انتہائی مساعد اور صبر آزما حالات میں سے گزرنے کے بعد۔

چونکہ کوئی ایک نبی اور رسول بھی ایسا نہیں گزرا تھا کہ جس پر لوگ ہنسی خوشی یکدم ایمان لے آئے ہوں اس لئے نبیوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت معدودے چند افراد یعنی آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی کفار مکہ کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت، ایذا رسانیوں، بدزبانیوں اور مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا۔ کفار مکہ نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن میں ناکام کرنے کی غرض سے انتہائی خطرناک منصوبے بنائے۔ انہیں اپنے ان منصوبوں کی کامیابی کا اتنا یقین تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ اسلام کو نعوذ باللہ مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن وہ اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ ان کا ایک ایک ظلم اور ان کی ہر تدبیر اور منصوبہ خدا کی نظر میں ہے۔ وہ ان کی تمام کارستانیوں کو دیکھ رہا ہے۔ اور نہ صرف دیکھ رہا ہے بلکہ وہ ان کی تدبیروں اور منصوبوں کو جب چاہے گا ملیا میٹ کر کے رکھ دے گا۔ وہ اس وقت تک ہی منصوبے بنا سکتے اور اس حد تک ہی ان پر عمل کر سکتے ہیں جب تک اور جس حد تک اس نے ان کو ڈھیل دی ہوئی ہے۔ وہ جب مزید ڈھیل نہ دینے کا فیصلہ کرتے ہوئے خود اپنی تدبیر اور منصوبہ کو بروئے کار لائے گا تو ان کی تمام مخالفانہ تدبیریں اور منصوبے خاک میں مل کر رہ جائیں گے۔

چنانچہ اس زمانہ میں جبکہ کفار مکہ اسلام کو (نعوذ باللہ) نیست و نابود کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دلائی کہ یہ لوگ خواہ کیسے ہی خطرناک منصوبے کیوں نہ بنائیں حتیٰ کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ٹلانے پر ہی کیوں نہ اتر آئیں یہ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں گے اور خدا تعالیٰ غلبۂ حق کے تمام وعدے پورے کر دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ط وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ہ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ہ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ہ (ابراہیم آیات ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ:۔ اور یہ لوگ اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں اور ان کی (ہر) تدبیر اللہ کے ہاں محفوظ ہے اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑ (بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں۔ (یہ تیرا کوئی نقصان نہیں کر سکتے) پس (اے مخاطب) تو اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور بدکاروں کی) سزا دینے والا ہے (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین (کا نظام) بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے اور یہ (لوگ) اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

چنانچہ بالآخر ایسا ہی ہوا کفار مکہ کے سب منصوبے خاک میں مل کر رہے اور اسلام پورے عرب میں غالب آ کر رہا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ان کا جتھہ منتشر ہو جائے گا اور ان کا ہر منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔ وہ اس بھول میں تھے کہ ان کا مقابلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی مٹھی بھر جماعت سے ہے حالانکہ وہ خدائے واحد القہار سے مقابلہ پر تلے ہوئے تھے۔ وہ خدا کے مقابلہ میں کیسے کامیاب ہو سکتے تھے۔ خدا نے زمین و آسمان بدل کر رکھ دئے۔ اور فتح و نصرت کے جو وعدے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے انہیں اس نے پورا کر دکھایا۔

حق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو وعدے اپنے ماموروں سے کرتا ہے انہیں وہ پورا کر کے رہتا ہے۔ مخالفین حق کی بڑی سے بڑی تدبیر بھی ناکام ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ تدبیر خدا ہی کی کامیاب ہوتی اور غالب آتی ہے۔

درد و غمِ نہانی کا واحد مداوا

"کیا بھروسہ ہے زندگانی کا" چار دن کی حیاتِ فانی کا
حق تو یہ ہے کہ بحرِ ہستی میں "آدمی بلبلہ ہے پانی کا"
لمحہ اک بھی نہ رائیگاں جائے تیری محدود زندگانی کا
یاد رکھ پھر کبھی نہ آئے گا
یہ زمانہ تری جوانی کا

شکر واجب ہے اپنے مولیٰ کے فضل و احسان و مہربانی کا
سکہ چلتا ہے سارے عالم پر ہر گھڑی جس کی حکمرانی کا
نامرادی سے جو بچا کے تجھے منہ دکھاتا ہے کامرانی کا
عبدِ کامل اسی کا بن کر رہ یہی مقصد ہے زندگانی کا
عقل اندھی ہے گر ملے نہ اسے
آسرا وحیٔ آسمانی کا

خوگرِ ظلم و جور کیا جانیں کیا سلیقہ ہے دلستانی کا
آزماتے ہیں ہر نیا حربہ بے بسوں پر ستم رسانی کا
یوں اڑاتے ہیں وہ مذاق ان کی بے کسی اور بے زبانی کا
شکر صد شکر، ہے سہارا انہیں حق کی ہر لحظہ پاسبانی کا
اس کی رحمت کا اس کے فضلوں کا اس کے الطافِ جاودانی کا
ہاں وہ لیتا ہے امتحاں بھی کبھی اہلِ ایماں کی سخت جانی کا
ہے مداوا وہی فقط صدیق
تیرے درد و غمِ نہانی کا

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیادِ ذیلِ مستانِ محمدؐ

(مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

(۲)

وہ خدائے عزّ و جل جس پر توکل کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک دفعہ مہمانوں کے لئے اخراجات نہ ہونے پر حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم سے فرمایا تھا کہ ہم نے ظاہری اسباب کی رعایت سے کچھ انتظام کر دیا ہے۔ اب جس کے مہمان ہیں وہی ان کا انتظام فرمائے گا۔ اور دوسری صبح بہت سی رقم دوستوں کی طرف سے اس مد میں آ گئی اور آپ نے حضرت میر صاحب اور دوسرے دوستوں کو فرمایا۔ جس طرح ایک دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گنے لوں گا۔ اس سے بدرجہا زیادہ مقبولانِ الٰہی کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وقت پر ان کی ضرورت پوری کر دیتا ہے۔

ایسا توکل اور اس قدر اعتماد تھا ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر

اور اس وقت سے لے کر آج کے روز تک کم صدی ختم ہو گئی برسہا برس بیت گئے۔ اس پیارے خدا تعالیٰ کی محبت اس کے لازوال پیار۔ شفقت احسان اور فضل و کرم کے جلوے دنیا والوں نے ہر لمحہ مشاہدہ کئے اور جس کے مہمان ہیں وہی ان کا انتظام کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے قیام اور ان کی آسائش کے لئے دارالضیافت وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور حضور کا لنگر ایک دن کے لئے بھی کبھی بند نہیں ہوا۔ سارا سال یہ سلسلۂ طعام و قیام جاری رہتا ہے جلسہ سالانہ پر آنے والے کم و بیش ڈیڑھ لاکھ افراد کے کھانے کا انتظام و انصرام ایسے کمال ہے کوئی ایک فرد بھی باقی رہ جائے۔ غیر ممالک سے آنے والے مہمانان کرام یہ نظارہ دیکھتے ہیں تو انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ اپنے پرائے۔ چھوٹے بڑے اسے معجزہ قرار دیتے ہیں کہ اس قدر اژدھام، اتنی کثرت اور ایسے عمدہ و اعلیٰ مثالی انتظام جیسے خود کار نظام۔ کسی کو کوئی شکوہ شکایت نہیں۔ ہر کوئی اپنی جگہ مطمئن۔ ہر ایک کے شایان شان بندوبست۔ مجال ہے کہ کوئی بھوکا رہ جائے۔ کسی جگہ کوئی کمی واقع ہو جائے گویا

ع ہر کام ہو رہا ہے برابر کہے بغیر

اور یہ سب انہی وعدوں کے مطابق ہے جو خدائے علیم و خبیر صادق الوعد نے اپنے پیارے سے کئے تھے اور بفضلہ تعالیٰ یہ سلسلہ اسی طرح روز بروز مائل بہ ترقی ہے۔

اللہ تعالیٰ (جو صادق الوعد اور اصدق القول ہے) کا وعدہ ۱۸۸۶ء میں یہ تھا کہ میں تیرے خالص محبوں کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا اور آج افراد جماعت احمدیہ عددی لحاظ سے بھی مالی لحاظ سے بھی بعونہٖ تعالیٰ مستحکم ہیں۔ وہ چندہ جو ۱۸۹۲ء میں آٹھ صد اکتالیس روپے بارہ آنے سالانہ سے شروع ہوا تھا۔ آج خدا کے فضل سے کروڑوں سالانہ تک پہنچ گیا ہے اور ہر روز اس میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ فالحمدللہ

ایک وعدہ یہ تھا کہ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو سو اس وقت دنیا میں قرآن شریف کی اشاعت و ترویج (تراجم تفاسیر اور کتب کے ذریعہ سے) دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچ چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے قرآن کریم کے تراجم کا دنیا کی مختلف زبانوں میں اہتمام کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کا عالمگیر پیمانے پر انتظام ہے۔ موجودہ امام جماعت ایدہ اللہ کے دور میں قرآن کریم کی اشاعت و تقسیم گذشتہ ادوار سے بفضلہ معتد بہ ہے اور اس طرح کلام اللہ کا مرتبہ دنیا والوں پر ظاہر ہو رہا ہے اور اسلام کے شرف کا موجب بن رہا ہے اور دنیا کی مختلف قوموں میں سے لوگ اس حسین و جمیل صلح و آشتی اور امن و عافیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر دین اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور وہ وعدہ کہ "اس کے لئے قومیں تیار کی گئی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔" ایک اور ایک دو کی طرح پورا ہو رہا ہے اسی طرح وہ وعدہ بھی کہ "یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔" ایک حقیقت بن کر ہمارے سامنے ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر کے ممالک سے جوق در جوق آنے والے مخلصین کے وفود اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حرف حرف پورا ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اور یہ سب حقائق ہیں، واقعات ہیں۔ کوئی انہیں جھٹلا نہیں سکتا ؎

قدرتِ رحمان و مکرِ آدمی میں فرق ہے
جو نہ سمجھے وہ غبی از فوق تا پا ہے حمار

اب پھر وہ مقدس و بابرکت ایام آ رہے ہیں جن کے متعلق حضرت مسیح پاکؑ نے فرمایا:۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کہ کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سر مائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس آپ سب پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لئے آئیں اور دیکھیں کہ دنیا بھر کے ممالک سے دیوانے کس طرح اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے کھنچے چلے آتے ہیں۔ کوئی روک ان کے آڑے نہیں آتی کوئی دیوار ان کا راستہ نہیں روکتی کوئی کانٹا ان سے نہیں الجھتا۔ کوئی سنگ راہ ان کے عزمِ صمیم کو متزلزل نہیں کر سکتا۔ جذبے، ولولے اور شوق کی فراوانی انہیں کشاں کشاں لئے چلی آتی ہے کسی بھی روک کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یہ عاشقانِ باوفا اور پیکرِ صدق و صفا دلوں میں جذبات کا طوفان لئے اشکبار آنکھوں۔ امنڈتے دلوں اور پُرسکون طمانیت سے بھرپور روحوں کے ساتھ پروانہ وار اپنی محبوب بستی میں آن جمع ہوتے ہیں اور ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں۔ ذکرِ الٰہی کو حرزِ جان بنائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تعلیم کو اپنے دل و دماغ میں مستحضر کر کے اس پر عمل پیرا ہوں اور بانی سلسلہ اور ان کے خدام کے ذریعہ دنیا بھر میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے جو مساعی جاری ہیں ان سے آگاہ ہو کر اپنے ایمان و ایقان کو جلا بخشیں۔ کسی دنیاوی غرض اور حرص و آز کی وجہ سے ان زائرین نے دور دراز کا سفر اور تکالیف برداشت نہیں کی ہوتیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول۔ ذکر و فکر اور روحانی سکون کی خاطر انہوں نے یہ مبارک سفر اختیار کیا ہوتا ہے اور دراصل اس جلسہ کی غرض و غایت بھی یہی ہے کہ:۔

"اس جلسہ کی اغراض میں بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

"..... اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بارگاہ رب العالمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے ۔۔۔۔۔

جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔"

(آسمانی فیصلہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

چنانچہ انہی مقاصد کی خاطر یہ سارا اہتمام کیا جاتا ہے اور ۱۵ دسمبر کے بعد سے ۳۱ دسمبر بلکہ جنوری کے پہلے ہفتہ تک ربوہ کی بستی کے در و بام حمد الٰہی سے گونجتے اور تحمید و تکبیر اور ذکر و فکر کا یہ سلسلہ شب و روز جاری رہتا ہے۔ عشق الٰہی میں سرشار عباد الرحمٰن کی سوز و گداز سے معمور دعائیں آستانۂ رب جلیل تک رسا رہتی ہیں اور یہ بستی جذب و کیف میں سرشار نظر آتی ہے کہ دنیا جہان کے دور دراز مہمان اس میں وارد ہوتے ہیں جن کے متعلق دعا کی گئی ہے۔

"خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر قدم کا ثواب ان کو عطا فرمائے۔"

(آسمانی فیصلہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اور اس قسم کی مخلصانہ دعاؤں کو جذب کرنے والے عاشقان زار اور مخلصین کرام اندرون و بیرون ملک سے کشاں کشاں دوڑے چلے آتے ہیں۔ بیرونی ممالک کے وہ خوش نصیب عالم سے پابہ رکاب ہوں گے ان میں بعض کو پاکستان سے باہر کی جماعت ہائے احمدیہ کی عائدگی کا شرف حاصل ہوگا۔ بعض انفرادی طور پر دور دراز کا سفر طے کر کے حاضر ہوں گے بعض تحقیق حق کا جذبہ لے کر آئیں گے اور

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

کا نظارہ ایک بار پھر نظروں کے سامنے ہوگا رنگ و نسل کا ایک حسین امتزاج دیکھنے کو ملے گا۔ انگریز، جرمن، امریکن، انڈونیشین افریقن، سویڈش، کینیڈین جزائر کے رہنے والے، سری لنکا کے باسی، ڈنمارک ماریشس اور فجی والے بصد ذوق و شوق دنیا کے کناروں سے سمٹے چلے آئیں گے مرد بھی اور عورتیں بھی بچے بھی اور بوڑھے بھی اور بقدر ظرف اپنی تشنہ روحوں کو سیراب کریں گے۔ رنگ و نسل تہذیب و تمدن۔ زبان و بیان کے اختلاف کے باوجود ع

تری درگاہ میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

کا پُر کیف اور روح پرور نظارہ دیکھنے میں آئے گا اور یہ ایمان افروز روح پرور اور نشاط انگیز منظر احمدیت کے مرکز ربوہ میں ہوگا۔ یوں تو ملکوں ملکوں کے لوگ۔ دنیوی کھیل تماشوں سیمناروں اقتصادی و سیاسی مجلسوں میٹنگوں اور کانفرنسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں اس بستی میں اس ماہ کے آخر میں جو منظر پیش نگاہ ہوگا وہ ان مختلف النوع عباد الرحمٰن کا نقطۂ مرکز یکجا ہے اور وہ ہے حصول رضائے الٰہی اور یہ لگن یہ تڑپ یہ فدائیت اور ذوق و شوق کی فراوانی ان رنگا رنگ افراد میں جماعت احمدیہ ہی نے پیدا کی ہے۔ اس صادق الوعد خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جو آج سے ۸۸ سال پہلے اس نے امام جماعت کے منہ سے کہلوائے

"اس کے لئے تو میں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں!!"

اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے ہر سال بصد شان پورے ہوتے ہیں دعاؤں نمازوں۔ ذکر الٰہی۔ تہجد۔ درس القرآن و حدیث امر بالمعروف نہی عن المنکر کا بے مثال منظر ہر لمحہ دلوں کو سرور و شادماں رکھتا ہے اور حق یہ ہے کہ منزلوں کی مسافت ہو سہولت کی شدت راستہ کی تکالیف اور چہروں کی تھکن قصۂ ماضی بن کر رہ جاتی ہے اور جب یہ والہانہ جذب و شوق کے متوالے لوگ چند دن اس سکون بخش ماحول میں بسر کرنے کے بعد اپنے مسکنوں کی طرف رواں ہوتے ہیں تو دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے ع

بسلامت روی و باز آئی

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ کی پُرسوز دعائیں۔ احباب کی تمنائیں اور نصیحتی کلمات خیر ان کا توشہ ہوتا ہے۔ یہاں کے باسی اور میزبان جانے والوں کے لئے غمگین ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں سے لوٹنے والوں کے دل مطمئن اور روحیں سرشار اور چہرے جگمگا رہے ہوتے ہیں کہ انہوں نے مادی دنیا اور کاروباری جھنجھٹوں کے اس دور میں اطمینان و مسرت۔ سکون قلب و روح کی دولت لازوال حاصل کی ہے۔ امام جماعت کی مہمانی کا لطف اٹھایا ہے۔

اور اس بستی کے مکین اہالیان ربوہ میں سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہوگا جس نے دل و جان سے آنے والے ضیوف کرام کے لئے دیدہ و دل فرش راہ نہ کئے ہوں۔ اپنی استطاعت کے مطابق ان کی خدمت کا عزم نہ کر رکھا ہو وہ اکرام ضیف کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میزبانوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جو دن دیکھتے ہیں نہ رات اور اپنی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں نہ اپنے آرام کا خیال ہوتا ہے نہ کھانے کا ہوش۔ ان کے جسم کا ہر ذرہ ان دنوں خدمت ہوتا ہے۔ صرف خدمت فقط خدمت۔ اللہ تعالیٰ ان خدمت خلق خدا سے سرشار میزبانوں کو نوازے اور اللہ تعالیٰ ان ایثار پیشہ اور مخلص مہمانان کرام کو بھی سرفراز فرمائے کہ جو تکلیف اٹھا کر دولت علم و عرفان کے حصول کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ ہر دو زمرہ اخیار قابل صد مبارکباد و لائق صد تہنیت ہیں۔

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام قریب ہیں اور خدا کے فضل سے ہم سب کمربستہ ہیں۔ یہ عیسوی سال کا آخر ہے اور اسی عیسوی سال میں چودھویں صدی اپنے اختتام کو پہنچی ہے اور پندرھویں صدی کا آغاز ہوا ہے اور یہ آغاز و عروج کمال ہے ہم سب کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے شکر اور حمد کا مقام ہے کہ ہم نے رحمت خداوندی سے حصہ پایا اور دولت لازوال حاصل کی اور ہمیں عرفان حاصل ہوا۔ امام الزماں کو پہچانا اور مانا۔ اسلام کے غلبہ کا دور آیا۔ اور غلبۂ اسلام کی مہم تیار ہوئی۔ اخوت محبت انسیت اور امن کا مظہر ہمیں ملا۔ ہمارا جلسہ بھی انہی مقاصد کا آئینہ دار ہے اور یہ سلسلہ تقریباً ایک صدی سے جاری ہے اور یہ ہم ہی ہیں کہ ہم اسے جاری رکھتا ہے خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ فریضہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے اور یہی درس محبت و یگانگت سرور دو جہاں۔ رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا ہے۔ ؎

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس
پس آئیے چشم و گوش و دل وا کنید و سر
بیاور ذیل مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

موصیان کرام اور احباب جماعت توجہ فرمائیں

قاعدہ نمبر ۳۹۵ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"کسی موصی کی میت جو کسی دوسری جگہ بطور امانت دفن کی گئی ہو۔ تو کم از کم چھ ماہ گذرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اور بلا حصول اجازت میت کو نہیں لایا جائے گا!" (بمطابق ضمیمہ الوصیت شق نمبر ۵)

مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق ورثاء کے لئے لازم ہے کہ وہ کوئی امانتاً تدفین شدہ نعش کو بغیر حصول اجازت از مرکز ربوہ نہ لائیں۔ نعش کو ربوہ لانے سے کم از کم ایک ماہ قبل مرکز سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

بعض دوست نعش کو بغیر تصفیہ جائیداد اور بغیر حصول اجازت ربوہ لے آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دفتر کو اور ورثاء کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اس امر کو دوست مدنظر رکھیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

قارئین کرام!

اپنی مجالس کی تجنید مکمل کر کے جلد بھجوائیں۔ (مہتمم تجنید دارالامان مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی ایک عظیم تخلیق ۔ عورت

(محترمہ سائرہ انجم صاحبہ بنت سید غلام محمد شاہ صاحب فیصل آباد)

قدرت نے عورت کو پیدا کر کے نسل انسانی بڑھانے کا ذریعہ بنایا مگر اسلام سے قبل انسانیت کی اس جنس کو کمتر سمجھا جاتا تھا۔ معاشرے میں اس کی قدر و منزلت نہ تھی جب چاہا زندہ درگور کر دیا اور جب چاہا اپنی خدمت کے لیئے اس کنیز کو زندگی بخش دی۔ مگر جب دنیا میں اسلام کا سورج طلوع ہوا تو ہمارے آقا نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو کوڑے کے ڈھیر پر سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا آپؐ نے عورت کے احترام کا درس دیا اس کے لیے ورثہ میں حصہ مقرر کیا اور اس کو دلدل سے نکال کر عظمت عطا کی اور آج ہم کسی بھی حالت میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ جتنی عزت اور عظمت اسلام نے عورت کو بخشی ہے وہ کسی دوسرے مذہب نے اسے نہیں دی اسلام میں عورت کا مقام ایک کنیز نہیں بلکہ زندگی کی گاڑی کا ایک پہیہ قرار دیا گیا ہے جس طرح پہیے کے بغیر گاڑی نہیں چل سکتی بالکل اسی طرح انسانیت بھی اپنے اس ایک حصے کے بغیر نامکمل ہے۔

اسلام نے عورت کو گھر کی سرداری بخشی ہے شمع محفل نہیں بنایا، عورت کو معاشرے کی معمار بنایا ہے معاشرے کے چہرے پر بدنما دھبہ نہیں۔ اسلام نے عورت کو شرم و حیا کی دیوی بنایا ہے انسانیت کی تذلیل نہیں۔

ہمارے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی عورت آپؐ سے ملنے آتی آپ احتراماً کھڑے ہو جاتے اور اپنی چادر اس کے لیے بچھا دیتے۔

قرآن پاک کے مطابق عورت کو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ عورت کو سمجھنا بہت مشکل امر ہے کبھی تو یہ سراپا محبت و شفقت بن جاتی ہے تو کبھی سراپا قہر و غضب دکھائی دیتی ہے کبھی تو یہ مظلوم کی صورت میں نظر آتی ہے۔ تو کبھی ظالم بن جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسانیت کی اس جنس کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ دیانت اور قوت برداشت میں مردوں سے آگے ہے اور آج عورت اپنی عقل و فراست اور محنت سے مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہے اور مختلف امور بخیر و خوبی انجام دیتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی قوموں پر برا وقت آیا عورتوں نے اپنی زندگیاں قربان کر کے قوم کا نام بلند کیا میدان خواہ علمی ہو یا عملی عورت نے مرد کا ساتھ دیا ہے یہ عورت جب میدان جنگ میں آتی ہے تو کبھی چاند بی بی کا روپ دھارتی ہے تو کبھی فاطمہ بنت عبد اللہ بن کر زخمیوں کو پانی پلاتی ہے تو کبھی لیلیٰ خالد کی صورت میں اپنی حکمت عملی سے دشمن کے چھکے چھڑاتی ہے

حضرت اسماءؓ بھی عورت کا ایک ننھا سا وجود تھیں جو اسلام دشمن اور خونخوار بھیڑیوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر غار ثور میں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کو کھانا پہنچایا کرتیں ابوجہل (جس کے تھپڑ سے بڑے بڑے جی دار کانپتے تھے) کے تھپڑ اپنے نرم گالوں پر کھا کر بھی زبان سے کچھ نہ کہا تھا۔

حضرت خدیجہ بھی عورت تھیں جو پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور حضور کو تسلی و تشفی دی تھی۔

عورت کے کئی روپ ہیں مگر حقیقت میں۔ بہن۔ بیٹی اور بیوی کے سراپا ایثار و خدمت ہے۔ بہن کی صورت میں بھائی کی خوشیوں پر اپنے ایثار کا آنچل پھیلاتی ہے اور خود کا روپ دھار کر اپنے بھائی کو دشمن کے پنجے سے چھڑا کر لاتی ہے

یہ عورت جب بیوی بنتی ہے تو شوہر کے وقار کی حفاظت کرتی ہے۔ بیٹی بن کر والدین کی ناموس پر مرمٹتی ہے اور جب خدائے بزرگ و برتر اس کو ماں بناتا ہے تو یہ سراپا ایثار بن کر اولاد پر اپنی خوشیاں اور آرام و سکون سب کچھ قربان کرتی ہے آسمان کا بہترین تحفہ ماں کا روپ دھار کر اپنی عظمت کی معراج تک پہنچ جاتا ہے جس کی عظمت پر انبیاء کرام نے بھی سر جھکا دیئے جس کے قدموں تلے خدا تعالیٰ نے جنت کی بشارت رکھ کر اس کے تقدس میں اور بھی اضافہ کر دیا۔

یہ عورت ہی ہے جس کی گود میں پرورش پانے والے بعد میں نبی بنے جو قوموں کی اصلاح کرتے ہیں اور ان کے قلوب کو روحانی خزائن سے سرشار کرتے ہیں اسی عورت نے کئی کئی نامور سپوت جنم دیئے

مگر افسوس خدا تعالیٰ کی یہ عظیم تخلیق آج اپنا مقام کھو رہی ہے آج وہ اپنی عظمت کو بھول کر مغربی عورت کی تقلید کرتی نظر آتی ہے اور اندھا دھند ان کے فیشن اپنا رہی ہے۔ مغربی عورت کی طرح گھر کی چار دیواری سے نکل کر اور بچوں کی تربیت سے نگاہیں چرا کر بے مقصد گلیوں اور بازاروں میں پھرتی نظر آتی ہے اور یہ اس کی عظمت پر ایک تازیانہ ہے۔

احمدی عورت، اٹھ، اپنے مقام کو پہچان، آگے بڑھ کر اسلام کی مضبوط ڈور کو تھام لے۔ اسلام کی عظمت پر قربان ہونے والے مجاہد پیدا کر اور اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر ان کی صحیح تربیت کر کہ اسلام کو تیرے عظیم بیٹوں کی ضرورت ہے۔ اب تیرا فرض ہے کہ تو اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر کے ان کو اس قابل بنا دے کہ وہ غلبہ اسلام کے سلسلہ میں اپنی آئندہ ذمہ داریوں کو احسن طور پر نبھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں فرائض کو سمجھنے اور ان کو صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

عالمگیر زبانوں کا اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۲۷/۱۲/۸۰ شام آٹھ بجے عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہو گا۔

اس اجلاس میں بیرون پاکستان سے تشریف لانے والے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہمان اپنی اپنی زبانوں میں تقاریر فرمائیں گے۔

اس اجلاس میں شامل ہو کر اس کی رونق کو دوبالا کریں۔

(مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

درج ذیل موصیان کے موجودہ پتے بڑے ضروری کارروائی دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلوب ہیں۔ موصی اگر خود پڑھیں یا جو بھی موجودہ پتہ سے واقف ہوں ان کے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ وصیت نمبر ۲۱۶۹۸ — محمود احمد صاحب ولد محمد صادق صاحب نمبر ۱۹۲۰۔ یونٹ نمبر ۱ حیدر آباد سندھ

۲۔ وصیت نمبر ۲۱۷۰۵ — محمود احمد شاہین ولد فضل احمد صاحب سابق متعلم جامعہ احمدیہ

۳۔ وصیت نمبر ۲۱۷۳۹ — محمد صدیق احمد صاحب ولد چوہدری نور احمد صاحب سابق معلم وقف جدید اندرون لوہاری گیٹ لاہور

۴۔ وصیت نمبر ۲۱۸۹۹ — امۃ السلام صاحبہ اہلیہ سید لطیف احمد صاحب مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا

۵۔ وصیت نمبر ۲۲۰۴۶ — امۃ الرشید رضا عرف راشدہ بیگم صاحبہ بنت سید موسیٰ رضا صاحب محمود آباد ضلع تھرپارکر سندھ

۶۔ وصیت نمبر ۲۲۲۲۵ — حکیم محمد اسلم صاحب ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب کراچی

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عنوان :- غزوہ تبوک و جنگ موتہ

حجم : دس ہزار الفاظ

نقد انعامات: اوّل ۷۰۰/- روپے
دوم ۵۰۰/- "
سوم ۳۰۰/- "

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۸۱ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اپنے کاروبار کو

"الفضل"

کے ذریعہ ملک کے باشعور طبقہ میں متعارف کروائیں

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کیلئے ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں وہاں بعض شرپسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے

احباب جماعت کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے

۱۔ جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تا سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے مستفیض ہوں۔

۲۔ احباب اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو غیر ضروری کپڑے، سامان یا زیور نہ لائیں۔

۳۔ اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لئی سے چسپاں کر دیں۔

۴۔ گاڑی پر چڑھتے اور اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں، مکمل حوصلہ، صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ کریں۔

۵۔ بچوں کو زیور نہ پہنائیں بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔

۶۔ اپنے بچوں کی ہمہ وقت نگہداشت رکھیں اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کیلئے بچہ کا نام اور ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈال دیں یا اس کے بازو پر باندھ دیں

۷۔ آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کے حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو اپنے سامان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد اڈہ یا اسٹیشن سے روانہ ہوں اور راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں اگر کسی قسم کی کوئی دقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں۔

۸۔ جہاں آپ کا قیام ہو جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں۔ نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں

۹۔ ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت اسٹیشن نیز بسوں کے اڈہ یا جہاں کہیں بھیڑ ہو پوری تسلی، اطمینان اور وقار سے کام لیں ایسے موقعوں پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں۔

۱۰۔ اپنی جیبوں سے تمام روپے عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں، نہ بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں تمام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں

۱۱۔ مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

۱۲۔ دوران قیام ربوہ پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے

۱۳۔ اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے احتراز کریں بالموعظۃ الحسنۃ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور نرمی اور محبت سے اسے سمجھائیں۔

۱۴۔ سفر کے دوران متواتر استغفار، درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی، پاکستان کے استحکام اور اسلام کی ترقی کیلئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

۱۵۔ جلسہ سالانہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کیلئے شب و روز کوشاں ہوں گے

۱۶۔ جلسہ کے اوقات میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گذاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں

۱۷۔ امور عامہ کا دفتر جلسہ کے دوران بھی کھلا رہتا ہے اس لیے دوست ضرورت کے وقت تشریف لا سکتے ہیں۔

۱۸۔ کوئی دوست اپنے ہمراہ کسی قسم کا اسلحہ نہ لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے"

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مختلف اضلاع کی جماعتوں کے ذمہ اُن کی ضرورت کے مطابق جلسہ سالانہ پر قیام کی غرض سے مہمان خانے تعمیر کرنے کیلئے رقوم لگائی گئی ہیں۔ اور بہت سی جماعتوں نے اپنے ذمہ کی رقوم ادا کر دی ہیں لیکن اضلاع

شیخوپورہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ ساہیوال۔ ملتان۔ اٹک۔ ہزارہ۔ لاڑکانہ

ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں ان اضلاع کے عہدیداران اور احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاطر خواہ توجہ دیں اور اس کام میں بھی دوسرے اضلاع کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کریں۔

بعض دوسرے اضلاع کے ذمہ بھی بقایا ہے۔ جو تھوڑا ہے اِن کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بقایا کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جماعتیں مہمانخانہ جلسہ سالانہ کی رقوم بخدمت افسر صاحب خزانہ ربوہ کھاتہ ۱۵۲-۱۰۴/B ۱۸۵۵ میں جمع کرنے کیلئے بھجوائیں۔

(ناظر ضیافت)

نصاب برائے دیہاتی لجنات

نوٹ کل نمبر ۵۰ ہیں۔ ہر شق کے ۱۰ نمبر ہیں اس نصاب کو لائحہ عملی ۸۰-۸۱ میں بھی ملاحظہ کیجئے

۱۔ ہر دیہاتی احمدی بہن قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے بعد باترجمہ سیکھے

۲۔ نماز سادہ اور پھر باترجمہ ہر احمدی بہن کو یاد ہونا ضروری ہے نیز قرآن کریم کی ابتدائی سترہ آیات اور آخری ۱۰ سورتیں سب بہنوں کو حفظ کروائیں

۳۔ اردو لکھنے پڑھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ کم از کم اپنا نام ہر احمدی بہن کو لکھنا آنا ضروری ہے۔

۴۔ سال میں ایک مرتبہ تربیتی کلاس کا انتظام کریں۔

۵۔ دیہات میں جو ممبرات اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح جانتی ہوں۔ انہیں مرکز میں فضل عمر درس القرآن کلاس میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد محترم شریف احمد صاحب کپور تھلوی ابن منشی عبدالسمیع صاحب کپور تھلوی بقضائے الٰہی ۲۰ نومبر ۸۰ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے نہایت صاف گو، حق بات کہنے میں بیباک اور صاف دل تھے۔ وسیع دینی معلومات رکھتے تھے تمام زندگی انتہائی سادگی میں گذاری۔ یکم دسمبر کو بعد نماز مغرب احاطہ مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(خلیق احمد ۱۰/۱۰ دارالیمن ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ بعارضہ کینسر پانچ ماہ مسلسل بیمار رہ کر ۱۹ نومبر ۸۰ء کو وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے

(بشارت احمد ایس ٹی ای ریلوے فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۷۰:-

میں محمود احمد بٹ ولد فضل دین صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ایک عدد سائیکل مالیتی ۵۰۰/- روپے (۲) ایک عدد گھڑی مالیتی ۱۵۰/- روپے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمود احمد بٹ مکان ۱۷/۷ سمن آباد بلاک ۴۶ فیصل آباد۔
گواہ شد:- مظفر حسین مظہر ۵۵۶/۹ چاندنی چوک سمن آباد فیصل آباد

وصیت نمبر ۲۳۱۵۰-
گواہ شد:- ناصر احمد وصیت نمبر ۲۱۷۹۷ چک ۲۳۲/ر ب فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۴۵۷۱:-

میں عبدالحق ولد محمد عبداللہ صاحب قوم لنگا پیشہ بے کار عمر ۶۰ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۳۸ دارالعلوم ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) پلاٹ ۲/۳۸ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ۹ مرلے جو کہ خاکسار اور خاکسار کے بھتیجے مکرم صداقت علی صاحب کل نصف نصف خرید کیا تھا (کمیٹی آبادی کے قانون کے مطابق پلاٹ دو ناموں پر منتقل نہیں ہو سکتا اس لئے سالم پلاٹ میرے ہی نام ہے لیکن اس میں نصف میرا ہے) نصف حصہ بقدر رقبہ ۴½ مرلے پر خاکسار کے بچوں نے اپنے اخراجات سے مکان تعمیر کیا ہوا ہے اس مکان پر میرا کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوا ۴½ مرلے کی قیمت ۶۷۵۰ روپے ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ سو روپے ماہوار بصورت نان و نفقہ بچوں سے مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالحق مکان ۲/۳۸ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد:- عبدالمجید پسر موصی دارالعلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد:- اسلام دین ولد مہر دین مکان ۳۹/۴ دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۴۵۷۲:-

میں ملک اقبال احمد ولد ملک عنایت اللہ صاحب قوم ملک کھوکھر پیشہ کمربند فروش عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ایک عدد پلاٹ آٹھ مرلے واقع طاہر آباد مالیتی ۲۵۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۰/- روپے (دو سو تیس) ماہوار بصورت کمربند فروش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ملک اقبال احمد ولد ملک عنایت اللہ صاحب محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ۔
گواہ شد:- حفیظ احمد شوکت وصیت ۲۲۳۸۷ سیکرٹری مال دارالعلوم جنوبی ربوہ
گواہ شد:- محمد عاشق ولد غلام احمد صاحب دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۵۷۳:-

میں ادیبہ خانم بنت چوہدری محمد حسین صاحب اہلہ قوم و اہلہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) گھڑی کلائی مالیتی ۱۷۵/- روپے اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ادیبہ خانم بنت چوہدری محمد حسین و اہلہ ۲۵/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ۔
گواہ شد:- ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ وصیت نمبر ۲۲۸۳
گواہ شد:- محمد حسین و اہلہ ولد امین بخش و اہلہ والد موصیہ دارالرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب رخصتانہ

کراچی — بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ساڑھے چھ بجے شام خاکسار کی بیٹی عزیزہ مبارک احمد سلمہا بنت محترم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم سابق سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ سلمہا کا نکاح محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد انجمن احمدیہ پاکستان نے عزیز مبشر احمد ملک سلمہ ابن محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب کے ہمراہ چالیس ہزار روپے حق مہر پر ۱۲ ستمبر ۱۹۸۰ء کو بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی میں بموقعہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مسعود احمد صاحب خورشید نے کی۔ بعدہ ڈاکٹر ارشاد علی صاحب نے دعائیہ اشعار پڑھے۔ پھر مولانا سلطان محمود انور صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا اور محترم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کے اوصاف حمیدہ اور اخلاص و فدائیت کا ذکر کرکے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ آخر میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

جملہ بزرگان سلسلہ اور احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین

(اہلیہ شیخ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم سابق سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی)

عشرہ وصولی چندہ وقف جدید

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ لہٰذا تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدے دار صاحبان سے التماس ہے کہ براہ مہربانی ۱۱/۱۲ سے ۲۰/۱۲ تک حسب سابق وصولی چندہ وقف جدید کا "عشرہ" منائیں اور کوشش کریں کہ منظور شدہ بجٹ حتی المقدور اضافہ کے ساتھ ۳۱ دسمبر سے قبل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ چندہ دفتر اطفال وقف جدید اور غیر مسلموں میں تبلیغ کی مد کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ یہ عاجز جولائی ۱۹۷۷ء سے شدید طور پر بیمار چلا آرہا ہے۔ ایک سال سے سماعت بند ہو چکی ہے۔ تقریباً ایک سال سے لقوہ بھی شدت سے لاحق ہے۔ لقوہ کی وجہ سے دائیں آنکھ خراب ہے۔ درد ہوتا ہے اور پانی بہتا ہے۔ کمزوری بے حد ہے چلتا ہوں تو لڑکھڑاتا ہوں۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

عبدالحمید شوق۔ الفتح۔ حاجی چوک پیر غازی روڈ اچھرہ۔ لاہور

۲۔ میری والدہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب جوڑوں کے درد کی وجہ سے عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ کبھی افاقہ ہو جاتا ہے کبھی صحت زیادہ ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

ملک نسیم احمد دارالرحمت وسطی ربوہ

ھو الشافی

دمہ کورس ASTHMA COURSE

دمہ کیور ASTHMA CURE 15/-

دمہ ریلیف ASTHMA RELIEF 20/-

چھاتی ٹانک LUNGS TONIC 5/-

چالیس روزہ کورس قیمت ۴۰/- روپے

ڈاک خرچ و پیکنگ ۱۰/- روپے

تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیور نیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور کراچی۔ پیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

مکرم عبدالمنان صاحب برادر مولوی محمد احمد صاحب جلیل وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

برادرم مکرم عبدالمنان صاحب ولد حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلال پوری میڈیکل پریکٹیشنر مقیم جیکب آباد ضلع حیدرآباد سندھ ۲ دسمبر ۱۹۸۰ء سوا نو بجے شب وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللھم اغفرلہ وتغمدہ فی رداء رحمتک وغفرانک۔ آمین

وہ قریباً پانچ سال سے جگر اور دل کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ اس عرصہ میں ان کا جوان سال بیٹا عزیز ظفر احمد شاہی ریل کے حادثہ میں جون ۱۹۷۸ء کو اور بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم بیٹا چار خورد سال بچے چھوڑ کر لندن میں بعارضہ کینسر ۲۷ ستمبر ۱۹۸۰ء کو وفات پاگئیں۔ لمبی بیماری کی تکلیف اور جوان اولاد کی موت کے صدمہ سے برادرم عبدالمنان سخت نحیف ہو چکے تھے۔

۳ دسمبر کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے از راہ شفقت نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تعزیت فرمائی۔ مرحوم کو عام قبرستان قطعہ ۱۰ میں اپنی بیٹی امۃ الکریم مرحومہ کی قبر کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور مرحوم کے استاد حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔

خاندان حضرت اقدس کے متعدد افراد اور بزرگان و احباب کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اور جنازہ کی مشایعت فرمائی اور مرحوم کے عزیزان سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ جزاھم اللہ خیراً۔

مرحوم کی اولاد پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت تامہ فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ (محمد احمد جلیل جامعہ احمدیہ ربوہ)

معذرت

پریس کی خرابی کی وجہ سے آج بھی اخبار الفضل بروقت شائع نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے خاکسار احباب سے معذرت خواہ ہے۔ (منیجر الفضل)

ضروری اطلاع

الفضل کے جو خریدار جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں وہ اپنا خریداری نمبر ضرور ساتھ لاویں۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں دفتر الفضل کا سٹال جلسہ گاہ کے قریب ہوگا۔ (منیجر الفضل ربوہ)

آپ کو
غلبۂ اسلام کی صدی
کا پہلا
جلسہ سالانہ
مبارک ہو
مشہور دواخانہ

فوری ضرورت باورچی

پاکستانی کھانا پکانے میں مہارت رکھنے والے باورچی کی کراچی میں گھریلو کام کے لئے فوری ضرورت ہے۔ رہائش خوراک کے علاوہ تنخواہ ۵۰۰/- روپے ماہوار دی جائے گی۔ اور ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک ماہ کی رخصت تنخواہ کے ساتھ ملے گی۔

خواہش مند حضرات امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بالمشافہ دفتر پی آئی اے گولبازار ربوہ میں آکر ملیں۔ منیجر احمد برادرز پی آئی اے ربوہ

فون نمبر ۵۵۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴